REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳۰　　شمارہ ۲۲

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: بیا دید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۲۰ روپیہ، ششماہی ۱۰ روپیہ، ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۳۰ روپیہ، فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۲۲ رجب ۱۴۰۱ ھ　　۲۸ ہجرت ۱۳۶۰ ہش　　۲۸ مئی ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۵ ہجرت (مئی) - حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۷ ہجرت (مئی) کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور پر نور اسلام آباد میں قیام کرنے کے بعد جمعرات ۱۴ ہجرت شام قریباً ۷ بجے بخیریت تمام ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں نیز یہ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ"

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے ہمارے پیارے آقا کو صحت وسلامتی سے رکھے اور غلبہ اسلام کے لئے کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتے - آمین -

قادیان ۲۶ ہجرت (مئی) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، بمبئی کانفرنس میں شمولیت اور دہلی میں بعض اہم جماعتی کاموں کا کامیاب دورہ فرمانے کے بعد بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۲۳/۵/۸۱ کو بخیر وعافیت مرکز سلسلہ میں مراجعت فرما ہو چکے ہیں - الحمد للہ - محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے گھٹنے کی تکلیف میں بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے - اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل وعاجل صحت اور شفایابی سے نوازے آمین -

مقامی طور پر تمام درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں - الحمد للہ

الحمد للہ!

دوسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بہت کامیابی کیسا تھ اختتام پذیر ہوئی

محترم ناظر صاحب دعوت وتبلیغ اپنے مکتوب محررہ ۱۱/۵/۸۱ میں دوسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی کے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دوسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی - حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مورخہ ۷ مئی کی رات کو بذریعہ طیارہ بمبئی پہنچے اور انٹرنیشنل ہوٹل میں قیام فرمایا - محترم موصوف صبح نو بجے الحق بلڈنگ پہنچے جہاں احباب جماعت نے آپ کا استقبال کیا - اور مکرم مولوی سلامتی صاحب نیاز انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نے آپ کو پھولوں کا ہار پہنایا - ۸ مئی کو بذریعہ فرنٹیر میل خاکسار اور محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ بمبئی پہنچے - اسٹیشن پر احباب جماعت نے استقبال کیا -

مورخہ ۸/۵/۸۱ کو جمعۃ المبارک تھا - حضرت صاحبزادہ صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور ایمان افروز خطبہ دیا - جمعہ کے معاً بعد چیف منسٹر مہاراشٹر جناب انتولے صاحب کی طرف سے پھولوں کے ہار پیش کئے گئے -

۹ مئی کو بوقت گیارہ بجے دن الحق بلڈنگ کے ہال میں افراد جماعت احمدیہ بمبئی نے حضرت میاں صاحب اور ہم لوگوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے جلسہ بلایا تھا - اس جلسے سے حضرت میاں صاحب، خاکسار اور محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے خطاب کیا - بعدہٗ حضرت میاں صاحب افراد جماعت کے درمیان رونق افروز ہوئے اور کافی دیر تک ان سے گفتگو فرماتے رہے - قریباً ۱۲ بجے حضرت میاں صاحب نے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ - مکرم سید شہاب احمد صاحب اور خاکسار کی معیت میں جناب گورنر صاحب سے ملاقات کی اور انہیں قرآن شریف کا تحفہ دیا -

۹ مئی کو ہی بوقت پانچ بجے شام Y.M.C.A. انٹرنیشنل ہوٹل میں حضرت میاں صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا - جس میں پرمانند اولے ہاؤسنگ منسٹر شری دیجے مرچنٹ جو بمبئی کے ایک مشہور صنعت کار ہیں کے علاوہ بہت سے دوسرے معززین شہر اور احباب جماعت نے شرکت کی - اس موقعہ پر افراد جماعت احمدیہ بمبئی کی جانب سے پندرہ معذور افراد کو تحفہ جات دیئے گئے - اس تمام کارروائی کو اخبارات کے رپورٹروں اور ٹیلی ویژن والوں نے Cover کیا - آخر میں ریفرشمنٹ کا انتظام تھا - اگلے دن اخبارات میں یہ کارروائی آئی - اور ٹیلی ویژن نے اسے ہندی اور انگریزی بلیٹن میں پیش کیا -

اسی روز الحق بلڈنگ کے صحن میں بوقت نو بجے شب حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں جلسہ عام منعقد ہوا - جس میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس - مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی - مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے تقاریر کیں - آخر میں حضرت میاں صاحب نے صدارتی خطاب کیا -

۱۰ مئی کو بوقت گیارہ بجے دن مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی کی جانب سے حضرت میاں صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا - اس موقعہ پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ خاکسار، مکرم امینی صاحب، مکرم شمس صاحب، مکرم نیاز صاحب اور مکرم سید شہاب احمد صاحب کی بھی گلپوشی کی گئی - استقبالیہ تقریب میں تقاریر بھی ہوئیں - محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے خدام اور لجنہ اماء اللہ کو اجتماعی رنگ میں قیمتی نصائح سے نوازا - اور آخر میں خدام کی طرف سے ریفرشمنٹ دیا گیا -

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے منعقدہ استقبالیہ تقریب کے بعد محترم حضرت میاں صاحب، وفد کے دیگر ممبران اور مکرم سید شہاب احمد صاحب کے ہمراہ شعند ریق کا سنٹر دیکھنے گئے - اس سنٹر کے دیکھنے کا انتظام مکرم سید شہاب احمد صاحب نے کیا تھا - منتظمین سنٹر نے محترم حضرت میاں صاحب اور اراکین وفد کو خوش آمدید کہا - اور سنٹر میں بننے والی مختلف اشیاء دکھائیں - اور آخر میں چائے سے تواضع کی -

اسی روز بمبئی کی لجنہ اماء اللہ کا پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا - جس میں مختلف مستورات نے تقاریر کیں - اختتام جلسہ پر چائے اور مٹھائی کا انتظام تھا -

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا - احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں -

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں، وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں - اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں - اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں -

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم - اے - پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ ہجرت ۱۳۶۰ ہش!

رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ پوپ جان پال پر مجرمانہ حملہ

ایک انتہائی مذموم اور بزدلانہ اقدام

انسانی تاریخ اپنے ارتقائی سفر کی ہر منزل میں مختلف النوع نظریاتی اختلافات اور مناقشات کی آماجگاہ رہی ہے۔ حتیٰ کہ اکثر یہی نظریاتی مناقشات بہت سی ایسی بھیانک اور خون ریز جنگوں کا پیش خیمہ بھی بنے ہیں جن کی خونچکاں داستانوں سے آج بھی اقوام عالم کی تاریخ انسانی خون میں رنگی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ تاہم یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ آج تک دنیا میں نہ تو کوئی نظریۂ حیات جبر و تشدد کے سہارے پروان چڑھ سکا ہے اور نہ ہی کسی مخالف نظریہ کو قوتِ بازو سے ہمیشہ کے لئے ختم کیا جا سکا ہے۔ بلکہ انسانی تاریخ میں جب بھی اس نوع کی کوئی متشددانہ کارروائی عمل میں لائی گئی، رائے عامہ کے ہر گوشے سے اُسے قابلِ نفریں قرار دیا گیا۔ اور اس کی پُر زور مذمت کی گئی۔

رومن کیتھولک چرچ کے مذہبی پیشوا پوپ جان پال دوئم کو گزشتہ دنوں جو اندوہناک حادثہ پیش آیا وہ بھی انسانی تاریخ میں ایک ایسے ہی مذموم اور انتہائی بُزدلانہ اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے برملا طور سے ایک بدبخت اور عاقبت نا اندیش دیوانے کی دیوانگی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ تفصیل اس سانحہ فاجعہ کی یہ ہے کہ ۱۳ ماہِ رواں کو پوپ جان پال دوئم کی جیپ کار جیسے ہی ویٹیکن سٹی کے سینٹ پیٹر سکوئر میں داخل ہوئی ایک بین الاقوامی انتہا پسند گروہ سے تعلق رکھنے والے ترک نوجوان نے اپنے ریوالور سے ان پر یکے بعد دیگرے دو گولیاں چلائیں۔ جیپ کار اگرچہ اپنی پوری رفتار کے ساتھ آگے نکل گئی تھی تاہم ۶۰ سالہ پوپ پال ان گولیوں کی زد سے بچ نہیں سکے۔ بلکہ زخمی ہو کر اپنے سیکرٹری ڈون سٹانزلا کی باہوں میں گر پڑے۔ اس بزدلانہ حملہ کے نتیجہ میں دو ٹورسٹ امریکن خواتین بھی ریوالور کی گولیوں سے مجروح ہوئیں۔ پوپ پال کو اسی وقت روم کے فیملی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا جہاں پروفیسر ڈاکٹر گیسٹن فرانکو کی قیادت میں ہسپتال کے ماہر سرجنوں کی ٹیم نے مسلسل ساڑھے پانچ گھنٹہ تک اُن کا آپریشن کیا۔ اور انہیں فوری طور پر ہر ممکن طبی امداد بہم پہنچائی۔ فیملی ہسپتال کے ڈاکٹروں نے اپنے تازہ ترین طبی خبر نامے میں بتایا ہے کہ کامیاب طویل آپریشن کے بعد سے پوپ پال کی حالت میں بتدریج خوشگوار تبدیلی ہو رہی ہے۔ اور یہ کہ ہمیں اُن کی جلد صحت یابی کی پوری امید ہے۔ طبی خبر نامے کے مطابق پوپ پال کو باقاعدہ آکسیجن اور نسوں میں ٹیکہ کر کے خوراک دی جا رہی ہے۔ دریں اثناء روم کے پولیس ہیڈ کوارٹرز میں تفتیشی فرائض انجام دینے والے مجسٹریٹوں نے انتہا پسند ترک نوجوان کو پوپ پر قاتلانہ حملہ کے بعد سینٹ پیٹر سکوئر سے گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس نے اس کے قبضہ سے ایک پمفلٹ بھی برآمد کیا ہے جس میں پوپ پال پر حملہ کی تمام ذمہ داری اپنے اُوپر لی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک موصول ہونے والی خبروں سے نہ تو اس انتہا پسند ترک نوجوان کا صحیح نام معلوم ہو سکا ہے اور نہ ہی اس امر کی تعیین ہو سکی ہے کہ اس کا یہ بُزدلانہ اقدام کسی ذاتی رنجش کا نتیجہ تھا۔ یا متعلقہ انتہا پسند گروہ کی کسی منظم سازش کا ؟؟ بہر صورت حملہ آور کی یہ بُزدلانہ جسارت بلاشبہ مذموم اور قابلِ نفریں ہے۔

ہمارا یہ سوچا سمجھا ہوا موقف ہے کہ عقائد و نظریات کا اختلاف ہر فرد کا سراسر ذاتی معاملہ ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ اختلاف قومی اور اجتماعی شکل بھی اختیار کرے تو بھی کسی فرد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے مخالف کے نظریات پر اظہارِ ناپسندیدگی کرنے کے لئے جبر و تشدد کے طریقے اختیار کرے۔ اور اپنے موقف کی تائید میں خنجر و سنان کو دلیل بنانے پر مُصر ہو۔ اسلام نے جس کا پیغام ہی امن و سلامتی اور صلح و رواداری پر مشتمل ہے ایسے تمام جابرانہ طریقوں کی خاص طور سے مذمت کی ہے۔ وہ جہاں ہر قسم کے مذہبی اور نظریاتی جبر و تشدد کا قلع قمع کرنے کے لئے دُنیا کے سامنے یہ سُنہری اُصول پیش کرتا ہے کہ :-

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ: ۲۵۶)

یعنی دین کے معاملہ میں کسی نوع کا جبر و اکراہ جائز نہیں، وہاں غیر مذاہب کی بزرگ شخصیتوں کی حقیقی قدر و منزلت کے قیام کے لئے اپنے متبعین کو یہ تاکید بھی فرماتا ہے کہ :-

اِذَا جَاءَکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ (حدیث نبوی)

یعنی جب بھی کسی قوم کا کوئی معزز آدمی تمہارے پاس آئے، تم اُس کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آؤ۔ الغرض اسلام نے ہمارے سامنے ایک ایسا جامع اور بہترین ضابطۂ اخلاق پیش کیا ہے جس کی مثال کسی دوسری جگہ ملنی ممکن نہیں۔ اور یہ ایک ایسی ناقابلِ تردید حقیقت ہے جس کا اعتراف خود غیر مُسلم محققین کو بھی کرنا پڑا ہے جیسا کہ مشہور عیسائی مستشرق مسٹر کرنسٹن اپنی شہرۂ آفاق کتاب "WORLD FAITH" میں رقمطراز ہیں :-

"IT WOULD BE HARD TO FIND A MORE TOLERANT AND TRUELY BROTHERLY STATEMENT IN THE TEACHINGS OF ANY RELEGION." (PAGE 158)

یعنی دنیا کے کسی بھی مذہب میں اس سے زیادہ روادارانہ اور حقیقی طور پر برادرانہ تعلیم تلاش کرنا مشکل ہے —— اسلام کی ان واضح اور غیر مبہم اخلاقی تعلیمات کی موجودگی میں بھی کسی فرد کی اس نوع کی جاہلانہ اور مجنونانہ حرکت کو کسی بھی صورت میں مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا جس نے نہ صرف عیسائی دُنیا کے دلوں کو مجروح کیا ہے، بلکہ ہر مُلک، ہر فرقہ اور ہر مذہب کے شریف النفس انسانوں کو بھی سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اس صورتِ حال کی موجودگی میں اس ناپاک، مذموم اور بُزدلانہ جسارت کی مذمت جس قدر کی جائے کم ہے ÷

(خورشید احمد انور)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

نتیجۂ فکر مکرم ڈاکٹر سید منور علی صاحب کاظمی انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

بنائے کون و مکاں لا الٰہ الا اللہ	حصولِ حمد و ثنا لا الٰہ الا اللہ
دافعِ رنج و بلا لا الٰہ الا اللہ	ہر اِک مرض کی دوا لا الٰہ الا اللہ
جہان والوں کے شمس و قمر انجم	ہمارا ماہ لقا لا الٰہ الا اللہ
صنم کدوں میں ہزاروں خدا معاذ اللہ	ہمارا ایک خدا لا الٰہ الا اللہ
زمینِ قدس پہ نورِ محمدی چمکا !!	فلک پہ شور اُٹھا لا الٰہ الا اللہ
حدودِ کعبہ میں جیسے ہی قدم رکھا	قدم قدم پہ پڑھا لا الٰہ الا اللہ
رموز دونوں جہاں کے عیاں ہوئے واللہ	بصدقِ دل یہ پڑھا لا الٰہ الا اللہ
عدو کے ظلم و ستم کی نہیں پرواہ	ہمارا عہدِ وفا لا الٰہ الا اللہ
حسین پیاسے کے حلقوں پہ تھا رواں خنجر	زباں پہ ورد رہا لا الٰہ الا اللہ
حضور کی یہ تمنا ہے اک دفعہ پھر سے	جہاں پہ گونجے صدا لا الٰہ الا اللہ
ہر اِک زبان پڑھے لا الٰہ الا اللہ	فضا میں گونجے صدا لا الٰہ الا اللہ
نگاہِ موسیٰ کی کیا تاب دیکھ لیتی جو	جمالِ جلوہ نما لا الٰہ الا اللہ
مرے رسول کا اعزاز عرش پر جا کر	اُٹھایا پردہ کہا لا الٰہ الا اللہ
تمہارا چہرۂ انور ہے والضحیٰ یکسر	نگاہ نورِ خدا لا الٰہ الا اللہ
تمہارے ابروئے خمدار قاب قوسین	تمہاری زلف دوتا لا الٰہ الا اللہ
ہمارے دین کا اعلان صرف وحدت ہے	اذاں کی ہے یہ ندا لا الٰہ الا اللہ

حضور اپنے وہ ایماں میں ہو گیا کامل
کہ جس نے دل سے پڑھا لا الٰہ الا اللہ

خطبہ جمعہ

خوشحال زندگی کیلئے ضروری ہے کہ اس دنیا کی زندگی میں ہی انسان کا اپنے ربِّ کریم سے زندہ اور پختہ تعلّق پیدا ہو جائے

ہر احمدی بچے اور بڑے میں یہ روح پیدا ہونی چاہیئے کہ ہمیں خدا کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہم ہر چیز خدا سے لیں گے

اپنے گھروں میں اخلاقی اور روحانی حسن پیدا کریں تا احمدیت کی آئندہ نسل ایک پاک اور مطہّر ماحول میں پرورش پائے

عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے یہ انتہائی دعائیں کرو تا تم اس مقام پر کھڑے ہو سکو جہاں خدا ایک احمدی باپ کو کھڑا کرنا چاہتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۷ امان ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جماعت احمدیہ میں ذیلی تنظیمیں بھی ہیں۔ انصار اللہ ہے۔ خدام الاحمدیہ مع اس کی شاخ اطفال الاحمدیہ کے۔ اور لجنہ اماء اللہ مع اس کی شاخ ناصرات الاحمدیہ کے۔ ان ذیلی تنظیموں کے سپرد خلیفۂ وقت نے بعض معیّن کام کئے ہیں اور امید رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے دائرۂ عمل میں حسنِ عمل پیدا کریں گی۔ اور حسنِ عمل بہت حد تک پیدا کر بھی رہی ہیں۔ لیکن انسانی زندگی میں

ترقیات کے دروازے

ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ (خطبہ کے دوران بعض دوست جو دوسروں کے سروں پر سے پھلانگ کر آگے آنے کی کوشش کر رہے تھے کی طرف اشارہ کرتے حضور نے فرمایا۔ لوگوں کے سروں پر سے پھلانگ کے نہیں آنا چاہیئے۔ ناقل) اور اس کے لئے ایک مستقل عمل، جدوجہد میں تسلسل قائم رکھا جاتا ہے رکھا جانا چاہیئے۔

بعض دفعہ بعض ممبران، ان تنظیموں سے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ چونکہ مثلاً خدام الاحمدیہ کی ایک تنظیم قائم ہے۔ اس لئے ماں باپ کی ساری ذمہ داریاں خدام الاحمدیہ کو سونپ دی گئی ہیں۔ انہیں اپنے بچوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ غلط ہے ان تنظیموں نے

اپنے اپنے دائرۂ عمل میں

کام کرنا ہے۔ اور جو جماعت احمدیہ ہے اس نے بڑے وسیع پیمانہ پر اس مہم کے لئے تیاری کرنی ہے جو جماعت کے سپرد کی گئی۔ یعنی اس زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا۔ خدام الاحمدیہ نگرانی کرتی ہے کہ نوجوان اور اطفال قرآن کریم کی طرف توجہ کریں انہیں نماز آتی ہو۔ موٹے موٹے مسائل اطفال کو معلوم ہوں۔ ایک حد تک قرآن کریم پڑھانے کا انتظام بھی کرتے ہیں۔ یاد دہانیاں کراتے ہیں۔ لیکن جہاں تک گھروں کے ماحول کا تعلق ہے خدام الاحمدیہ کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں کہ زید یا بکر یا عمرو کے گھر میں کس قسم کا ماحول ہے اور اس گھر میں کیا کوشش ہو رہی ہے اپنے بچوں کی تربیت کی۔ ان کے دل میں خدا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنے کے لئے۔ اسلام کی عظمتیں ان کے دلوں میں ڈالی جا رہی ہیں یا نہیں؟ جو ذمہ داریاں والدین پر یا بڑی عمر کے عزیزوں اور رشتہ داروں پر اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں پر ہیں ان کی طرف توجہ دی جا رہی ہے یا نہیں؟ خدام الاحمدیہ کو اس کا کیا علم؟ خدام الاحمدیہ کا تعلق تو ایک خاص دائرہ میں ہے اور اس وقت ہے جب گھر سے بچہ باہر نکلتا ہے۔ جب گھر میں ہوتا ہے، تو خدام الاحمدیہ کو اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ خدام الاحمدیہ کو دین نے یہ اجازت نہیں دی، نہ جماعت احمدیہ یہ اجازت دے سکتی تھی خدام الاحمدیہ کو کہ وہ گھروں کے اندر داخل ہو جائیں۔ اس کی اجازت تو عقل ... ان کو بھی نہیں۔

قرآن کریم نے فرمایا ہے

کہ جاؤ اور دستک دو۔ اور سلام کرو۔ اور اجازت لو۔ اجازت ملے تو اندر داخل ہو نہیں تو واپس آجاؤ۔ اور واپس آجاؤ اسی میں تمہارے لئے تقوے کے حصول کی راہیں رکھی گئی ہیں۔ غصے سے واپس نہ آؤ کہ بڑے بداخلاق ہیں۔ انہوں نے ملنے کی اجازت نہیں دی۔ وہ شخص بداخلاق ہے، اسلامی نقطۂ نگاہ سے، جسے اجازت نہیں ملی اور اس نے برا منایا۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ برا مناتے ہوئے واپس آجاؤ۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ ہنسی خوشی واپس آجاؤ۔ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ کس کام میں مشغول تھا۔ اور اس وجہ سے تمہیں وہ نہیں مل سکتا تھا۔

انصار اللہ جو ہیں وہ انصار بھی ہیں۔ ان کی ذمہ داریاں اپنے دائرہ کے اندر گھروں سے باہر ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے ایسے افراد ہونے کی حیثیت میں جو اپنی عمر کے لحاظ سے بڑے، تجربے کے لحاظ سے پختہ اور اگر لمبا عرصہ ان کا گزرا ہے احمدیت کی فضا میں تو علم بھی ان کا زیادہ اور وعظ و نصیحت بھی انہوں نے زیادہ بار سنا، ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو اسلامی ماحول بنائیں۔ اور اس بات کی ذمہ داری ہے ان کے کندھوں پر کہ وہ یہ دیکھیں کہ ان کے گھروں میں تلاوتِ قرآن ہوتی ہے۔ قرآن کریم کا ترجمہ ان کے گھر میں جو ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے بچے بچیاں ہیں ان کو سکھایا جا رہا ہے۔ جو آج کی دنیا ہے اس کے متعلق بتایا جا رہا ہے۔ جو نوعِ انسانی کی

آج کی ضرورتیں

ہیں ان کی طرف انہیں توجہ دلائی جا رہی ہے اور ان کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ آج کی دنیا کے مسائل سوائے اسلام کے کسی اور جگہ سے حل نہیں کروائے جا سکتے اور یہ ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ہے۔ یہ ایک نسل کی ذمہ داری نہیں۔ اگر یہ کام ایک نسل پہ ختم ہو جاتا تو ہم خوش ہوتے کہ ایک نسل جو ہے ہماری، عمر میں بڑی، اگر ان کی تربیت ہو جائے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو نباہ لیں تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن نسلاً بعد نسلٍ نوعِ انسانی کو دائرۂ اسلام میں داخل کرنا تاکہ

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ٹھنڈے سائے تلے

ان کی زندگیاں گزریں اور نوعِ انسانی کو قیامت تک اس قابل بنائے رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی وہ وارث ہوتی رہے۔ یہ تو قیامت تک آنے والی نسلوں کی ذمہ داری ہے۔ اور ہر بڑی نسل کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگلی نسل کے دل میں یہ جوش پیدا کرے کہ جہاں تک ہمارے بزرگ پہنچے تھے ہم اس سے آگے نکلیں گے۔ آگے نکلیں گے تو کام ہوگا۔ کیونکہ کام میں زیادتی ہو رہی ہے۔

اندرونی تربیت کو ہی لے لو۔ جس وقت حضرت (اقدس ......) کے زمانہ میں پہلا جلسہ ہوا۔ غالباً (صحیح تعداد مجھے اس وقت یاد نہیں ہے) ستر کے قریب تھے افراد۔ چھوٹی سی جماعت تھی۔ اس چھوٹی سی جماعت کی اندرونی تربیت مختصر تھی۔ اب ہمارے جلسے میں ڈیڑھ اور دو لاکھ کے درمیان کا اندازہ ہے گزشتہ جلسے میں۔ پس ذمہ داریاں بڑھ گئیں۔ پہلے جس تعداد میں

نئے احمدیت میں داخل ہونے والے

تھے۔ اس سے کہیں زیادہ اب داخل ہونے والے ہیں۔ بعض ایسے سال بھی گزرے ہوں گے۔ بعض دفعہ بڑا جوش بھی آیا طبائع میں، لیکن بعض ایسے سال بھی گزرے ہوں گے کہ سارے سال میں جتنے نئے احمدیت میں داخل ہونے والے تھے اس سے زیادہ ایک مہینے میں، بعض دفعہ ایک ہفتے میں ہو جاتے ہیں نئے احمدی۔ تو ایک احمدی کی زندگی کے جو حالات ہیں۔ ان میں عظیم تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ خاموشی کے ساتھ ہم اپنے راستوں پر چلتے ہوئے اپنی زندگی نہیں گزار سکتے۔ چوکس اور بیدار ہو کر ہر اس اچھی تبدیلی (نوعِ انسان کے لئے جو آج پیدا ہو رہی ہے) اس کو دیکھنا، اس کو سوچنا، اس کے مطابق اپنے ذہنوں میں تبدیلی پیدا کرنا، جو نئے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کو سلجھانے کے لئے تدابیر کرنا، قرآن کریم پر غور کرنا کیونکہ قیامت تک کے ہر نئے مسئلے کا حل قرآن کریم کے اندر موجود ہے۔ اور خدا سے دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے علوم بڑوں کو بھی سکھائے۔ اور نوجوان نسل میں بھی علم قرآنی کے حصول کا ایک جوش، ایک عشق، ایک جنون پیدا کرے۔ تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے لگیں

عمر کا

سولہ سال کا بچہ

اپنے گھر میں یہ فضا نہیں پیدا کر سکتا۔ یہ تو باپ فضا پیدا کر سکتا ہے۔ یا ماں فضا پیدا کر سکتی ہے۔ یا وہ بھائی پیدا کر سکتا ہے جو اپنی عمر کے لحاظ سے بڑا ہے۔ مثلاً گھر میں بھائی ہے۔ تیس، پینتیس، چالیس سال کا قریباً انصار کی عمر کو پہنچا ہوا ہے۔ اور کچھ بھائی ہیں۔ پندرہ، سولہ، بیس سال کی عمر کے جو ایسی عمر میں داخل ہو رہے ہیں۔ جس میں غلط قسم، گندی قسم کی دوستی کے بد اثر کا امکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ان کو اس وقت سنبھالنا۔ اس کے لئے

دعا کی ضرورت ہے

اگر اسلام اپنے ماننے والوں کا ربِّ کریم کے ساتھ زندہ تعلق پیدا نہ کر سکتا تو اسلام کی ضرورت نہیں تھی۔ نوعِ انسانی کو۔ نوعِ انسانی کو آج اسلام کی ضرورت اس لئے ہے کہ یہ ضروری ہے انسان کی اس زندگی کی خوشحالی کے لئے بھی (جو دوسری زندگی ہے اس میں تو بہرحال ہے) لیکن اس زندگی کی خوشحالی کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اس دنیا کی زندگی میں انسان کا ایک زندہ اور پختہ پیار کا اور فدائیت کا اور ایثار کا تعلق اپنے ربِّ کریم سے پیدا ہو جائے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ انگوٹھی کا رواج ہے ہم میں کہ "اللہ ہی اللہ" یہی معنے ہیں نا اس کے۔ "اللہ بیلی" پنجابی میں کہتے ہیں۔ "مولا بس"۔ یہ روح احمدی کے بچے میں اور بڑے میں پیدا ہونی چاہیئے کہ "مولا بس" خدا کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ ہیں ہر چیز جس کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ہم لیں گے۔ کسی اور طرف منہ پھیرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔

اس خطبہ میں میں بڑوں کو یہ توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنے گھروں کی صفائی کریں۔ گھروں میں اخلاقی اور روحانی حسن پیدا کریں۔ اپنے گھروں کو غلاظتوں سے دور کر کے انہیں منور بنائیں تاکہ آپ کی آئندہ نسل جو ہے وہ اس نیک اور پاک اور مطہر ماحول میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ پرورش پا کر وہ بنیں جو اللہ تعالیٰ انہیں بنانا چاہتا ہے۔

انسان زور بازو سے متقی نہیں بن سکتا۔ پرہیزگار نہیں بن سکتا۔ قرآن کریم نے کھول کے یہ بات بیان کی اور

دھڑلے کے ساتھ

اس کا اعلان کیا۔ اور حکم دیا ہمیں

فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ (النجم آیت ۳۳)

کبھی اپنے آپ کو مطہر نہ سمجھنا

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (النجم آیت: ۳۳)

کیونکہ روحانی پاکیزگی کا تعلق اس بات پر ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے انسان کی سعی کو قبول کیا۔ اور مشکور ہوئی وہ سعی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں اپنی محبت اسے عطا کی۔ متقی وہ نہیں جو ظاہر کرتا ہے کہ میرے دل میں خدا کی خشیت ہے۔ اور میں اس کی پناہ لینا چاہتا ہوں۔ متقی وہ ہے جس کے دل میں واقعہ میں خدا کی ایسی خشیت ہے جو خدا کو پسند آئی۔ اور خدا نے اسے اپنی پناہ میں لے لیا۔ اپنے زور بازو سے تو تم خدا کی پناہ میں نہیں آسکتے۔ اپنے فضل سے وہ تمہیں اپنی پناہ میں لے سکتا ہے۔

پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے

بے انتہا دعائیں کرو

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقام پر کھڑا کرے جس مقام پر ایک احمدی باپ کو اللہ تعالیٰ کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ اور آپ کی آئندہ نسلوں کو تاقیامت اللہ تعالیٰ اس بات کی توفیق عطا کرتا رہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عظیم انقلاب۔ انقلاب انسانی زندگی میں ایک ہی ہوا اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب ہے (باقی سارے ہنگامے انقلاب نہیں بلکہ اس کے الٹ چلنے والی لہریں ہیں انسانی زندگی کی) تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب نوعِ انسانی کو اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ لپیٹ لے۔ اور ان کا احاطہ کرلے۔ اور یہ خوشحال زندگی اور ایک حسین معاشرہ نوعِ انسانی کی زندگی میں پیدا ہو۔ اور پھر قیامت تک وہ قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اور ہمیں دعا کرنے کی توفیق دے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ تاکہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔ آمین ٭

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۱ء)

محترم چوہدری عبد القدیر صاحب کی علالت اور درخواست دعا

محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مورخہ ۲۱ شہادت کی شب اچانک اپنڈے سائٹس کی شدید تکلیف شروع ہوئی جس کے ساتھ ہی حرارت بھی ہو گئی۔ دو روز مقامی طور پر علاج کیا جاتا رہا۔ اس کے بعد سے بٹالہ سول ہسپتال کے ڈاکٹروں کا زیرِ نگرانی علاج ہو رہا ہے۔ جس سے بفضلہ تعالیٰ کافی افاقہ ہے۔ البتہ کمزوری بہت ہے۔ محترم موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ٭

(ایڈیٹر بدر)

صدائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مذاہبِ عالم میں توحید کی تعلیم

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس نزیل شری لنکا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک رؤیا کی بناء پر اکنافِ عالم میں بسنے والے کروڑہا احمدیوں کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ پندرہویں صدی ہجری کے استقبال کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد آواز کے ساتھ جو زیادہ بلند نہ ہو اور زیادہ دھیمی بھی نہ ہو کثرت کے ساتھ کرتے رہیں۔

اس زمانہ میں جو دہریت اور تثلیث پرستی کا زمانہ ہے ہر طرف لَآ اِلٰہَ کی صدائیں آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اکنافِ عالم میں اپنی وحدانیت کے قیام کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے دہریت اور تثلیث کے مراکز میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صدا بلند فرمائی۔ آج ان مراکز میں توحید کے علمبردار احمدیوں کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا جھنڈا بلند کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس صدی کو غلبۂ اسلام کی صدی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:—

"خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ آج ساری دُنیا میں اسلام کا غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے۔"

(الفضل ۳۰ نومبر ۱۹۷۴ء)

اس کے ساتھ ہی آپ نے ہمیں یہ مژدہ جاں فزا بھی دیا کہ:—

"آج مسکراہٹوں کا دن ہے ہم اس لئے مسکراتے ہیں کہ اسلام کی فتح کا دن قریب آ چکا ہے۔"

(رسالہ تحریک جدید اپریل ۱۹۷۱ء)

نیز فرمایا:—

"ایک عظیم انقلاب بپا ہونے والا ہے۔ ایسا انقلاب جو اس سے پہلے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے اور کبھی نہیں ہوا۔ نہ دُنیا کی آنکھ نے کبھی ایسا انقلاب دیکھا نہ آگے دیکھے گی۔ اور دُنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔"

(الفضل ۲۵ فروری ۱۹۷۲ء)

اس انقلابِ عظیم اور فتح نمایاں کے استقبال کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا بکثرت ورد کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

جب ہم مذاہبِ عالم کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں ہر مذہب کی بنیاد توحید باری تعالیٰ پر مبنی نظر آتی ہے۔ تمام بانیانِ مذاہب خدائے وحدہٗ لاشریک کی طرف ہی اپنی اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید کے علاوہ جب ہم بائیبل کے دونوں حصے یعنی عہد نامہ قدیم اور جدید اور بھگوت گیتا اور مختلف دیدوں کو پڑھتے ہیں تو ہر جگہ ہمیں یہی حقیقت آشکار نظر آتی ہے۔

حضرت یسوع مسیح علیہ السلام اپنے متبعین کو توحید کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:—

(۱) "خدا ایک ہے۔ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔"

(یوحنا ۳ : ۱۷)

(۲) "سوائے ایک کے اور کوئی خدا نہیں اگرچہ آسمانوں اور زمین میں بہت سے خدا کہلاتے ہیں چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔"

(کرنتھیوں ۱ باب ۶،۴ : ۸)

(۳) "جس خدا نے دُنیا اور اس کی سب چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔"

(اعمال ۲۴ : ۱۷)

(۴) "اے اسرائیل سُن! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ اور تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔"

(مرقس ۳۰ : ۱۲)

(۵) "اگرچہ انہوں نے خدا کو جان لیا مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی بڑائی اور شکر گزاری نہ کی۔ بلکہ وہ باطل خیالات میں پڑ گئے۔ اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بے وقوف بن گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان پر اور پرندوں اور چوپاؤں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔"

(رومیوں باب ۱ آیت ۲۱ تا ۲۳)

عہد نامہ جدید کے یہ تمام حوالے اس حقیقت کا ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ حضرت یسوع مسیح نے اپنے متبعین کو نہایت واضح رنگ میں وحدانیت ہی کی تعلیم دی تھی۔ لیکن بعد میں اُن کے متبعین خود حضرت مسیح کو ہی خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے کر اُن کے آگے سجدے کرنے لگے۔ اس طرح بقول یسوع مسیح کے "اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ اور اپنے آپ کو دانا جتا کر بے وقوف بن گئے۔

اسی طرح شری کرشن جی مہاراج نے بھی بھگوت گیتا میں (جو اُن کے ساتھی شری ارجن کے توسط سے تمام متبعین کو کی گئی نصائح کا مجموعہ ہے) توحید ہی کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:—

ईश्वर: सर्वभूतानां
हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति।
भ्रामयन्सर्वभूतानि
यन्त्ररुठानि मायया॥
तमेव शरणं गच्छ
सर्वभावेन भारत।
तत्प्रसादात्परां शान्ति
स्थानं प्राप्स्यसि
शश्वतम् ॥

(بھگوت گیتا: ۱۸ : ۶۱، ۶۲)

یعنی ایک وحدہٗ لاشریک خدا تمام انسانوں کے دلوں میں بستا ہے۔ لہٰذا اے بھارت تُو پوری طرح دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اُس ایک خدا کی پناہ میں آجا۔ اس کے رحم و کرم کے نتیجہ میں تجھے ابدی شانتی اور اطمینانِ قلب حاصل رہے گا —!!

اسی طرح شری کرشن جی مہاراج نے خدائے واحد کے اوصاف بھی اپنے متبعین کو بتائے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:—

गतिर्भर्ता प्रभु: साक्षी
निवास: शरणं
सुहृत् ।
प्रभव: प्रलय: स्थानं
निधानं बीजमव्ययम् ॥

(بھگوت گیتا ۱۸ : ۹)

یعنی خدا ہی انسان کا مقصودِ حیات اور اس کا ربّ، مالک اور گواہ (وکفیٰ باللہ شہیدًا) ہے۔ اسی طرح خدا محیط اور آخری پناہ گاہ ہے اور حقیقی دوست اور خلیل بھی ہے خدا ہی خالق اور خدا ہی مالک ہے۔ ہمیشہ دائم و قائم وہی ہے۔ وہی اوّل و آخر اور ظاہر و باہر بھی ہے۔

خدا تعالیٰ کے انہی اوصافِ حمیدہ کا ذکر ہمیں قرآن مجید میں جابجا نظر آتا ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ جن شری کرشن جی مہاراج نے وحدہٗ لاشریک خدا کی عبادت کی تعلیم دے کر ہمیں اس کے اوصافِ حمیدہ سے روشناس کرایا تھا۔ ان ہی کو اُن کے پیروکار خدا کا مقام دے کر اُن کی پوجا کرتے ہیں۔

اسلام تمام مذاہبِ عالم کو ان کی بنیادی اور مشترکہ تعلیم کی طرف دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے:—

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْـًٔا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔

یعنی اے اہلِ کتاب (مذاہب مختلفہ) تم ایک ایسی تعلیم کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے۔ (وہ یہ ہے کہ) ہم سوائے ایک خدا کے کسی اور کی عبادت و پرستش نہیں کریں گے

اور ہم کسی کو بھی اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے ۔ اور اس کے علاوہ کسی کو بھی اپنے ارباب مقرر نہیں کریں گے ۔

اس طرح قرآن کریم نے تمام اہلِ مذاہب کو توحید پرستی کی طرف جو اُن سب کی بنیادی تعلیم ہے دعوت دی ہے ۔ اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قیامِ توحید کی اہم ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی ہے ، اس لئے کہ آج توحید پرست کہلانے والے تمام مُسلمانوں کی اکثریت قبر پرستی ، پیر پرستی اور دیگر مشرکانہ بدعات میں مبتلا ہے ۔ جبکہ جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو اس زمانہ میں قرآن کریم کا عالمگیر پیغامِ توحید تمام اکنافِ عالم میں نہایت کامیابی کے ساتھ پہنچا رہی ہے ۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ہزاروں سعید رُوحوں کو کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی طرف آنے اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی توفیق مل رہی ہے ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

” یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے ۔ چنانچہ ایک بڑی اور مبسوط کتاب کا یاد کرنا آسان نہیں ۔ اس لئے یہ کلمہ سکھا دیا گیا تاکہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدِّ نظر رکھے ۔ اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جاوے سچ یہی ہے کہ نجات نہیں ۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔ یعنی جس نے صدقِ دل سے لا الٰہ الا اللہ کو مان لیا وہ جنّت میں داخل ہو گیا ۔ لوگ دھوکہ کھاتے ہیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنّت میں داخل ہو جاتا ہے ۔ اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بیکار اور نکمے ہو جاتے ہیں اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی ۔ نہیں بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اس میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ میں انسان کے دل میں داخل ہو جاوے ۔ جب یہ بات اس میں پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنّت میں داخل ہو جاتا ہے ۔ نہ صرف مرنے کے بعد بلکہ اسی زندگی میں وہ جنّت میں ہوتا ہے “

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴)

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٭

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا شیموگہ میں ورود مسعود

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ مقیم شیموگہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بمبئی کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد بنگلور پہنچنے کی اطلاع ملنے پر مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور سے فون پر رابطہ قائم کیا گیا ۔ اور جماعت احمدیہ شیموگہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں شیموگہ تشریف لانے کی عاجزانہ درخواست کی گئی ۔ چنانچہ آں محترم نے احبابِ جماعت کے دلوں میں موجزن خاندانِ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے لئے والہانہ عقیدت اور دلی محبت و پیار کو دیکھ کر از راہِ شفقت ہماری درخواست کو قبول فرمایا ۔ الحمد للہ ۔

حسبِ وعدہ ، وقت کی کمی اور طبیعت کی ناسازی کے باوجود آں محترم بذریعہ بس چھ گھنٹے کا طویل سفر طے کر کے مورخہ ۱۴/۵/۸۱ کی صبح چار بجے شیموگہ میں وارد ہوئے ۔ احبابِ جماعت دو بجے رات سے ہی محترم موصوف کے استقبال کے لئے بس اسٹینڈ پر موجود تھے ۔ جیسے ہی آنمحترم بس سے باہر تشریف لائے احبابِ جماعت نے آپ کی گل پوشی کی ۔ بعدہٗ آنمحترم نے احباب کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا ۔ اور پھر بذریعہ جیپ کار مکرم ایس ۔ کے ۔ عبد الجبار صاحب مرحوم کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں موصوف کے قیام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا ۔

چند گھنٹے آرام کرنے اور ناشتہ و دیگر ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے موصوف نے احمدیہ قبرستان کی زیرِ تعمیر چار دیواری کا معائنہ فرمایا ۔ جہاں آپ نے مرحومین کے لئے دُعا فرمائی ۔ اور اپنے قیمتی مشورہ سے نوازا ۔ اس کے بعد آپ شیموگہ سے چند میل کے فاصلہ پر مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب و مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب کے ناریل کے باغات دیکھنے تشریف لے گئے ۔ اور وہاں برکت کے لئے اجتماعی دُعا فرمائی ۔!

محترم صاحبزادہ صاحب کی تحریک پر مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب نے اپنے والد مرحوم مکرم میر عبد الجلیل صاحب کی طرف سے مہمان خانہ میں ایک کمرہ کی تعمیر کے اخراجات کی ادائیگی کا مخلصانہ وعدہ بھی فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ اور اجرِ جزیل سے نوازے ۔ آمین ۔

وہاں سے واپسی پر محترم موصوف نے ہر احمدی کے گھر تشریف لے جا کر ان کی خیریت دریافت کرنے کے بعد خیر و برکت کے لئے دُعا فرمائی ۔

بعد نمازِ عصر مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں مقامی احباب و مستورات اور بچوں کے علاوہ قریبی جماعت سورب اور ساگر کے احمدی احباب بھی شریک ہوئے ۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ پر مشتمل اپنے خطاب میں احباب کو بہت ہی مفید اور زریں نصائح سے نوازا ۔ بعد دُعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

دوسرے دن ۱۵/۵/۸۱ کی صبح کو کثیر تعداد میں احبابِ جماعت نے محترم موصوف کو پُر سوز دُعاؤں کے ساتھ بنگلور کے لئے رخصت کیا ۔!

اس موقعہ پر ہم تمام افرادِ جماعت احمدیہ شیموگہ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب کا بھی دلی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے جذبات کو محترم صاحبزادہ صاحب کے سامنے پیش کیا جس پر محترم صاحبزادہ صاحب باوجود اپنی طبیعت کی ناسازی کے شیموگہ تشریف لائے ۔ اور ہمارے ایمانوں کی تازگی اور خیر و برکت کا موجب بنے ۔

ہماری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آں محترم کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور سفر و حضر میں ہمیشہ آپ کا حافظ و ناصر رہے ۔ آمین ٭

دوسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس ـــــ (بقیہ صفحہ اوّل)

مورخہ ۱۰ مئی کو بوقت ۹ بجے رات کانفرنس کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا ۔ اس جلسہ سے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز ۔ محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور خاکسار نے خطاب کیا ۔ ہر دو اجلاسات میں سینکڑوں غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے اور پوری توجہ اور انہماک سے تقاریر سماعت فرماتے رہے ۔

کانفرنس سے متعلق بہت سے اخبارات میں حضرت میاں صاحب کے فوٹوز کے ساتھ خبریں آئیں ۔ ایک اندازے کے مطابق کم و بیش چالیس لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا ۔ اللہ تعالیٰ کانفرنس کے دُور رس نتائج برآمد کرے ۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی ۔

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نے اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں کافی محنت کی ۔ موصوف پیٹ میں السر کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ اُن کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔

اسی طرح مکرم سید شہاب احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے بھی احبابِ جماعت کے ساتھ مل کر اس کانفرنس کے لئے بہت جد و جہد کی ۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

اللہ تعالیٰ تمام افرادِ جماعت احمدیہ بمبئی کو ہمیشہ بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجا لاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کی مساعیٔ جمیلہ کو مقبول بنائے ۔

اللّٰھم آمین ٭

بارھویں قسط

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ∴ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی"

مصنفہ: اے فیبر قیصر

تلخیص و ترجمہ:- محترم منظور احمد صاحب سوز ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

باب پنجم

حضرت موسیٰ بھی کشمیر میں فوت ہوئے

"...... اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل میں دفن کیا پر آج تک کسی آدمی کو اس کی قبر معلوم نہیں۔" (استثناء ۳۴: ۶)

استثناء کے بموجب حضرت موسیٰ نے اسرائیلیوں کی مصر سے نکلنے میں راہنمائی فرمائی مگر انہیں ارض موعودہ میں داخلہ کی اجازت نہ مل سکی۔

"..... اور اسی دن خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ تو اس کوہ عباریم پر چڑھ کر نبو کی چوٹی کو جا جو یریحو کے مقابل ملک موآب میں ہے اور کنعان کے ملک کو دیکھ جسے میں میراث کے طور پر اسرائیل کو دیتا ہوں۔ دیکھ لے اور اسی پہاڑ پر جہاں تو جائے وفات پا کر اپنے لوگوں میں شامل ہو جیسے تیرا بھائی ہارون ہور کے پہاڑ پر مرا اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔ اس لئے کہ تم دونوں نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت صین کے قادس میں مریبہ کے چشمہ پر میرا گناہ کیا کیونکہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نہ کی۔ سو تو اس ملک کو اپنے آگے دیکھ لے گا لیکن تو وہاں اس ملک میں جو میں بنی اسرائیل کو دیتا ہوں نہ جانے گا۔" (استثناء ۳۲: ۴۸ - ۵۲)

(حضرت) موسیٰ کی وفات سے جو مقامات متعلق ہیں ان میں سے بعض مقامات کے بارہ میں تو شرح کی علماء بائیبل نے کوئی قطعی تعیین نہیں کی ہے۔

فیئرز (FEARE) اپنے تبصرۂ بائیبل میں یہ امر قطعیت سے کہتا ہے کہ وہ نامعلوم ہیں مگر حیرت ہے کہ یہ سب نام کشمیر میں نظر آتے ہیں اور ہم یہ بھی ملاحظہ کریں گے کہ وہاں موسیٰ کا مقبرہ بھی ہے اور یہ مقامات جن اسماء کا حوالہ دیتے ہیں وہ بائیبل میں متعارف اسماء سے انتہائی مشابہت رکھتے ہیں۔

بیت فغور (استثناء ۴: ۴۶، ۳۴: ۶) کے معنی ہیں جائے اخراج ..... دریائے جہلم کو فارسی میں بیہات اور کشمیری میں ویہات کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے یہ بانڈی پورہ کے قریب ولر جھیل سے نکلتا ہے بانڈی پورہ کو عہد قدیم میں بیہات پورہ کہتے تھے۔ (ملاحظہ ہو راج ترنگنی ۸)

حسبون (استثناء ۲: ۲۶) اپنے مچھلیوں کے تالاب کے لئے معروف و مشہور تھا (ملاحظہ ہو سلیمان کی غزل الغزلات ۷) کشمیر میں ایک حسبا (حسبل) نامی قصبہ بھی اپنی مچھلیوں کے تالاب کے لئے مشہور ہے اور بانڈی پورہ سے شمالاً جنوباً بارہ میل کی دوری پر واقع ہے۔

عباریم اور نبو پہاڑ (استثناء ۳۲: ۴۹) دراصل ایک ہی خیال کئے جاتے ہیں درحقیقت نبو عباریم پہاڑ کی ایک چوٹی کا نام ہے (ملاحظہ ہو ڈیملو (DUMMELOW) کا تبصرۂ بائیبل صفحہ ۱۱۵) کشمیر میں بھی بانڈی پورہ سے شمال مشرق میں قریباً آٹھ میل کی مسافت پر نل ٹوپ (نبو) نامی ایک پہاڑ ہے نیوال اپنی کتاب "ہائی لینڈز آف انڈیا" میں اس کو نبو پہاڑ ہی کہتا ہے قریب ہی (ABLU) پہاڑ بھی واقع ہے اور ہر نل ٹوپ کی بانند اسے بھی دیکھا... کشمیر کے حسین مناظر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ آخری وضاحت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ (حضرت) موسیٰ نے عباریم یا نبو پہاڑ سے ہی "ارض موعودہ" کا نظارہ کیا تھا (استثناء ۱۱: ۹-۱۱) کے بموجب ..... اس ملک میں دودھ اور شہد بہتا ہے وہ پہاڑوں اور وادیوں کا ملک ہے اور بارش کے پانی سے سیراب ہوا کرتا ہے درحقیقت فلسطین میں بھی عباریم پہاڑ موجود ہے لیکن اس پہاڑ کی مانند وہ مناظر کا حسین مرقع پیش نہیں کرتا۔

محمد یاسین اپنی کتاب اسرار کشمیر (MYSTERIES OF KASHMIR) میں کا ذیلی نام کشمیر ارض موعودہ (KASHMIR: THE PROMISED LAND) بھی ہے میں کہتے ہیں کہ فلسطین کے مشرق میں کشمیر کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں دریاؤں چشموں پھل پھول حسین وادیوں اور چراگاہوں کی اتنی بہتات ہو اور اسی لئے یہ سرزمین باغ جنت اور دنیا کہلانے کی سزاوار ہے۔

حضرت موسیٰ کا مقبرہ

کشمیر کی سدری اور تحریری روایات کے مطابق (حضرت) موسیٰ کشمیر میں وارد ہوئے اور وہیں ان کا وصال ہو کر تدفین ہوئی عبدالقادر کی کتاب حشمت کشمیر کے صفحہ ... پر تحریر ہے (حضرت) موسیٰ کشمیر میں وارد ہوئے اور لوگوں نے ان کا کلام سنا کچھ لوگ ان پر ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کیا انہوں نے یہیں پر وفات پائی اور یہیں ان کی تدفین ہوئی کشمیر کے لوگ ان کے مقبرہ کو صاحب کتاب نبی کی درگاہ بھی کہتے ہیں۔ محولہ مقبرہ "نل ٹوپ" کے پہاڑ پر واقع ہے اور قریباً ساڑھے تین ہزار سال سے اس کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے یہاں سے وہ تمام مقامات نظر آتے ہیں جن کا سابقہ باب میں تذکرہ کیا گیا ہے اس کے قرب و جوار میں بہت سی ایسی جگہیں بھی ہیں جن کو "مقام موسیٰ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) وصال کا وقت جب قریب آیا تو آنحضرت نے اللہ تعالیٰ سے حضور دعا فرمائی کہ انہیں ارض موعودہ کی زیارت کا اذن ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی (حضرت) ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موسیٰ نے جبھی مگر وفات پائی تھی اگر میں وہاں ہوتا تو ان کے مزار کی نشاندہی کر دیتا جو ایک کھڑی ڈھلان پر واقع ہے۔ نل ٹوپ کے پہاڑ پر حضرت موسیٰ کا مقبرہ جو سرینگر سے شمال مغرب میں ۶۰ میل پر واقع ہے دراصل اپنی جائے وقوع کے اعتبار سے بعینہٖ ایسی جگہ پر واقع ہے۔ آہم شریف سے اس مقبرہ تک چڑھائی قریباً دو گھنٹہ کا عرصہ لیتی ہے کیونکہ ابتدا میں اونچا کنارہ اور ٹوٹی پھوٹی زمین ہے اور اوپر جا کر وہ راستہ پھسلواں ہو گیا ہے راستہ میں راہنمائی کے لئے بورڈ بھی آویزاں نہیں ہیں لہٰذا راستہ بھٹک جانے کے سلسلہ میں خاص احتیاط برتنا پڑتی ہے۔

اس پہاڑ کی چوٹی پر مقبرہ کے قریب ہی ایک یہودی بستی آباد ہے جو اس علاقہ کی دوسری آبادی سے قطعی کٹی ہوئی ہے اس یہودی بستی پر اپنے بزرگ کے اس مقبرہ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ہے فی الوقت ولی رشی نامی ایک شخص اس مقبرہ کا محافظ و نگران موجود ہے اس بستی کے عام راستہ سے ہٹ کر یہ مقبرہ ایک احاطہ میں واقع ہے جو ایک نیچی سی چار دیواری سے گھرا ہوا ہے داخلہ کے لئے ایک چوبی دروازہ نصب ہے جس پر سابقہ محافظوں کے نام کندہ ہیں اور جو ولی رشی کے قول کے بموجب نو سو سال سے اسی کے خاندان سے چلے آ رہے ہیں اس بستی میں ۱۵ خاندان آباد ہیں لیکن آہم شریف کے افراد سے ان کے تعلقات اس وجہ سے خوشگوار نہیں ہیں کہ انہیں خوف ہے کہ یہ لوگ ان کی املاک ... مسلمانوں میں شامل ہونے کے ... وجہ سے اس مقبرہ کو بھی ... لوگ ...

شہرت نہیں دیتے۔

قریباً چار سال قبل حضرت مخدوم شیخ حمزہ نے اس مقبرہ پر چالیس دن چلہ کشی کی تھی اور اس مقبرہ کے دونوں جانب دو پیڑ لگائے تھے جو اب بڑے بھاری گھنے پیڑ بن گئے ہیں اور جنہوں نے اس مقام کو نمایاں کر دیا ہے۔ یہ مقبرہ یہودیوں کے دستور کے مطابق شرقاً غرباً ہے لیکن اس احاطہ میں تین اور مزار بھی ہیں جو مسلمانوں کے دستور کے بموجب شمالاً جنوباً بنے ہیں ان میں سے ایک مزار شیخ نورالدین رشی کی درویش حواریہ منگسی بابی کا ہے اور دوسرے دو مزار بنگہ جی بی کے دو حواری نورو زرشی اور تقی زرشی کے ہیں۔

کشمیر یا اور ... میں (حضرت) موسیٰ کی کشمیر میں موجودگی سے متعلق متعدد حوالہ جات موجود ہیں خواجہ محمد اعظم کی کتاب "تاریخ اعظمی" میں درج ہے کہ منگسی بابی مشہور و معروف زاہدہ تھی اور وہ اپنے زہد و تقویٰ اور مراقبہ میں بہت سے مرد صوفیوں پر سبقت لے گئی تھی۔ ان کے مزار کے قریب ہی ایک اور مقبرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے نبی (حضرت) موسیٰ کے نام سے مشہور ہے اور اس مقبرہ سے جو لوگ واقف ہیں انہوں نے ہمیں یقین دلایا کہ یہ مقبرہ و مزار بہت برکات کا حامل و ہادی ہے۔ پنڈت ہرگوپال ... اپنی کتاب گلدستہ کشمیر میں لکھتے ہیں کہ مسلمان اس سرزمین کشمیر کو جنت کا عکس ... اور باغ سلیمان کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان یہاں تشریف لائے تھے اور (حضرت) موسیٰ بھی یہاں تشریف لائے تھے اور انہوں نے یہیں وفات بھی پائی یہی حوالہ تاریخ حسن جلد اول مرتبہ پیرزادہ غلام حسن میں ملتا ہے۔

بہت سے یورپین مصنفین اور سیاح بھی (حضرت) موسیٰ سے متعلق ان روایات کا تذکرہ کرتے ہیں جن میں برنیئر (TRAVELS IN INDIA P174) اور جارج مور (The lost Tribes) سرفہرست ہیں۔

کشمیر میں عام طور پر لفظ موسیٰ ... تذکیر کے اسماء کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ نام بہت سے مقامات کے ناموں سے بھی مشترک نظر آتا ہے سر اورل اسٹین نے شادی پور اور بانڈی پور کے نزدیک ایک مقام "خانہ موسیٰ" کا حوالہ دیا ہے (ملاحظہ ہو راج ترنگی جلد ۲ صفحہ ... اور ——— (The Ancient Geography of Kashmir P. 166.)

نذیر احمد نے بھی اس کی تصدیق کی ہے کہ کشمیر میں چار جگہیں ایسی ہیں جو "مقام موسیٰ" کے نام سے معروف ہیں ایک جگہ تحصیل پرواہ بھی ہے جو آیت اللہ کے نام سے بھی موسوم ہے باقی تین لیہ گنڈ - بانڈی پور اور شادی پور کے نزدیک ہیں - شادی پور کے نزدیک جو جگہ ہے اسے "کوہِ خانہ موسیٰ" بھی کہتے ہیں

"سنگ موسیٰ"

سرینگر سے ۲۷ میل کی دوری پر واقع بیجواڑہ کے لوگ قدیم زمانہ سے اس نام نہاد "سنگ موسیٰ" کے نگران اور محافظ چلے آ رہے ہیں جو "کاکا پل" کے نام سے بھی موسوم ہے

اس پتھر کا وزن ۱۰۸ پونڈ ہے روایت ہے کہ اگر اس پتھر کو گیارہ افراد اپنی ایک ایک انگلی لگا کر اور لفظ کا - کا - کا - کا ورد کرتے ہوئے اٹھائیں تو یہ اٹھ کر بلند ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی دوسرے عدد کے افراد اس کو اٹھانا چاہیں تو اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا کہتے ہیں کہ گیارہ کا عدد ان گیارہ قبیلوں کی علامت ہے جو اسرائیل میں ایک مخصوص قطعہ زمین کے منتظم اور وارث تھے - لاوی اور یہودا کے قبائل اس میں شامل نہیں ہیں - لیکن منسی اور افرائیم کے قبیلے اس میں شامل ہیں گویا کل تیرہ قبائل تھے جن میں گیارہ قبیلے اس مخصوص قطعہ زمین کے مالک تھے لاوی قبیلہ اگرچہ پروہتوں اور کاہنوں کا تھا - لیکن قبیلوں کے شمار میں اسے عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے -

"روضۃ الصفا" کی جلد دوم میں اس پتھر کے متعلق تحریر ہے کہ:-

"روایت ہے کہ حضرت موسیٰ اس قدر شرمیلے تھے کہ ان کو کبھی کسی نے عریاں نہیں دیکھا تھا اگرچہ اسرائیلیوں میں عریانیت ممنوع نہ تھی اور وہ دوسروں کے روبرو برہنہ جسم آجانے میں کوئی جھجھک محسوس نہ کرتے تھے لیکن (حضرت) موسیٰ ان معمولات سے ہمیشہ متنفر و گریزاں رہے - چنانچہ بعض خبیث افراد نے یہ افواہ پھیلا دی کہ موسیٰ مکروہ عوارض میں مبتلا ہیں اس افواہ نے اتنی شدت اختیار کی کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) موسیٰ کے جسم کی نمائش اور ان کی براءت کے لئے اس پتھر کو حکم دیا جس پر حضرت موسیٰ نے نہانے کے لئے کپڑے رکھے تھے کہ وہ وہاں سے کھسک جائے چنانچہ جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر ... رہا ہے تو وہ اپنے کپڑوں کے لئے اس قدر مشوش ہوئے کہ برہنہ جسم ہی بے محابا اس کی جانب لپکے اور ان لوگوں کا انہیں کوئی ہوش نہ رہا جو انہیں دیکھ رہے تھے الغرض جو لوگ انہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے ان کے پاک و صاف جسم کو ملاحظہ کیا اور اس افواہ سے متنبہ ہو کر ان کے جسم و روح کی پاکیزگی کے معترف اور قائل ہو گئے اس واقعہ کے بعد خدا تعالیٰ نے ان کو ارشاد فرمایا کہ وہ اس پتھر کو محفوظ کر لیں کیونکہ یہ بعد میں مفید مطلب ہوگا - روایت ہے کہ اس پتھر کے چار کونے تھے - لہٰذا جب انہوں نے ... پر اپنا عصا مارا تو اس سے چار چشمے جاری ہو گئے ابتداءً ان سے قطرہ قطرہ کر کے پانی ٹپکا لیکن بعد کو یہ ایسے رواں ہوئے کہ اسرائیلیوں کے تمام قبیلے اس سے سیراب ہوئے -

یہ اقتباس بائیبل کی کتاب گنتی ۲۰: ۱-۱۳ کے بیان کی تصدیق کرتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ آیت ۲ تا ۶ میں اسرائیلیوں نے پانی کی قلت کی شکایت کی اور (حضرت) موسیٰ اور (حضرت) ہارون اس مسئلہ کو خدا تعالیٰ کے حضور لے گئے (آیت ۷ تا ۱۳ ملاحظہ ہو)

"... اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اس لاٹھی کو لے اور تو اور تیرا بھائی ہارون تم دونوں جماعت کو اکٹھا کرو اور ان کی آنکھوں کے سامنے چٹان سے کہو کہ وہ اپنا پانی دے اور تو ان کے لئے چٹان ہی سے پانی نکالنا یوں جماعت کو اور ان کے چوپایوں کو پلانا - چنانچہ موسیٰ نے خداوند کے حضور سے اس کے حکم کے مطابق وہ لاٹھی لی اور موسیٰ اور ہارون نے جماعت کو اس چٹان کے سامنے اکٹھا کیا اور اس نے ان سے کہا سنو! اے باغیو کیا ہم تمہارے لئے اس چٹان سے پانی نکالیں تب موسیٰ نے اپنا ہاتھ اوپر کو اٹھایا اور اس چٹان پر دو بار لاٹھی ماری اور کثرت سے پانی بہہ نکلا اور جماعت نے اور ان کے چوپایوں نے پیا پر موسیٰ اور ہارون سے خداوند نے کہا چونکہ تم نے میرا یقین نہیں کیا کہ بنی اسرائیل کے سامنے میری تقدیس کرتے اس لئے تم اس جماعت کو اس ملک میں جو میں نے ان کو دیا ہے نہیں پہنچانے جاؤ گے مریبہ کا چشمہ یہی ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے خداوند سے جھگڑا کیا اور وہ ان کے سامنے قدوس ثابت ہوا"

یہ عبارت روضۃ الصفا کے بیان کے ساتھ اکثر انتہائی دلچسپ یکسانیتوں کی حامل ہے -

بیجواڑہ کا یہ پتھر جہاں رکھا ہوا ہے - وہاں سے پندرہ گز کی دوری پر ایک تیز دریا بہتا ہے - پتھر کی اصل حقیقت جو اس افسانہ میں مذکور ہوئی ہے کیونکہ جیسے یہ جگہ یقیناً وہی ہوگی جہاں حضرت موسیٰ نے غسل کیا تھا اس کے قریب ہی ایک مندر و مٹھ بھی ہے جس کے وسط میں کوٹھی میں ایک قیمتی پتھر محفوظ کیا گیا ہے - یہ گیارہ لنگوں پر مشتمل زرخیزیت کی علامت سے محیط ہے (لنگ عضو تناسل کی صورت اور شو کی علامت ہے) گیارہ لنگ ان گیارہ انگلیوں سے لگاتے ہیں جو پتھر کو اٹھانے کے معجزہ کے لئے لازمی ہیں گویا اس طرح ایک نتیجہ خیز رسم کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

آخر میں یہ امر بھی دلچسپی کا حامل ہے کہ پتھر کو اٹھانے کے لئے جس لفظ کا ورد کیا جاتا ہے وہ لفظ کا - کا لداخ میں (حضرت) موسیٰ اور ان ملاتوں کے کہانیوں میں بزرگ افراد کے لئے استعمال ہوتا ہے

عصائے موسیٰ ... جو عصائے عیسیٰ کے نام سے بھی مشہور ہے - ہم (حضرت) عیسیٰ کے کشمیر میں داخلہ کے راستہ کی تلاش و جستجو کے تعلق میں "عیش مقام" سے متعارف ہو چکے ہیں - یہاں ایک زیتونی لکڑی کا کتھئی رنگ کا عصا محفوظ ہے یہ آٹھ فٹ تین انچ لمبا ہے اور اس کی موٹائی کہیں سوا اور کہیں پونے دو انچ ہے یہ عصائے موسیٰ اور عصائے عیسیٰ ہر دو ناموں سے مشہور ہے لیکن اس کے محافظوں کا کہنا ہے کہ در حقیقت یہ حضرت موسیٰ کا ہی عصا ہے یہ عصا نامے کنبی میں محفوظ ہے روایت ہے کہ خشک سالی کے وقت یہ باران رحمت کا کام دیتا ہے اور دیگر بلائیات سے بھی محفوظ رکھتا ہے چنانچہ اس روایت سے اس کو بلا گردان ... ۲

۲۲ ... کہتے ہیں کشمیری روایات کے بموجب یہ درگاہ حضرت زین الدین ولی میں آنے سے پہلے متعدد افراد کے قبضہ میں رہ چکا ... (باقی)

شاہراہِ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام یومِ والدین

مورخہ ۳۰ مارچ ۸۱ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ کی زیر صدارت جلسہ یوم والدین منایا گیا۔ تلاوت و نظم اور اطفال الاحمدیہ کا عہد وغیرہ کے بعد مہتمم مقامی صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے تقریر کی اور اس کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور صدر محترم نے تقاریر کیں اور بچوں کو ان کی ذمہ داریاں کی طرف توجہ دلائی۔ اس دوران پانچ بچوں نے ترانہ اطفال گا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

(خاکسار ماسٹر محمد یعقوب ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

فرینکفرٹ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۸ اور ۱۹ اپریل ۸۱ء کو فرینکفرٹ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں شرکت کے لئے ہمبرگ و نیدرلینڈ کے احباب و مستورات تشریف لائے اور سفیر غانا بھی تشریف لائے۔ چنانچہ مورخہ ۱۸ اپریل کو ۱۲ بجے تلاوت و نظم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس جلسہ کے لئے ارسال کردہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا اور مہمان خصوصی محترم جانز یجل یہا یعقوبا سفیر غانا کا تعارف کرایا گیا جو کہ آج کل جرمنی میں سفیر ہیں۔ اس کے بعد مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ مورخہ ۱۹ اپریل کو دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ اسی روز دوسرے اجلاس میں محترم مولانا منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج فرینکفرٹ اور محترم شیخ احمد صاحب مبلغ سلسلہ ہمبرگ نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم نیر مسعود احمد صاحب انچارج احمدیہ مشن ڈنمارک نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار عطاء الٰہی خان فرینکفرٹ (جرمنی))

موہن پور میں تبلیغی جلسہ، چار افراد کا قبولِ احمدیت

گزشتہ دو تین ماہ کے دوران خدا کے فضل سے موہن پور علاقہ ڈائمنڈ ہاربر میں چار افراد نے احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۲۳ اپریل ۸۱ء کو وہاں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ماسٹر مشرقی علی صاحب سیکرٹری تبلیغ، خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ اور مکرم الحاج احمد توفیق چوہدری صاحب بنگلہ دیش نے تقاریر کیں جن کا اللہ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ اجلاس کی صدارت ایک غیر احمدی دوست مکرم عبد الخالق صاحب نے کی۔ اس اجلاس کے بعد نمازوں کا وقت ہو گیا چنانچہ نمازوں کی ادائیگی ہوئی اور بعدہ پھر اجلاس ہوا جس میں مکرم احمد توفیق چوہدری صاحب نے مختلف سوالات کے مدلل و موثر جوابات دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

(خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ)

دلچسپ تبادلہ خیالات

سکندرآباد کے Y.M.C.A پنڈال میں ۱۸ اپریل ۸۱ء کو منعقد ہونے والے ایک اجتماع میں جس میں پادری [illegible] نے تقریر کرنا تھی خاکسار نے ایک عیسائی دوست [illegible] اور طالب علموں سے دلچسپ تبادلہ خیالات کیا۔ اجتماع سے کچھ دیر قبل خاکسار محترم سیٹھ یوسف احمد الدین صاحب، مکرم سیٹھ علی محمد صاحب، مکرم محمد حنیف صاحب کو ساتھ لے کر وہاں گیا تھا۔ اور اجتماع کے شروع ہونے سے قبل یہ تبادلہ خیالات کیا گیا جس میں خاکسار نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب سے زندہ اتارا جانا اور کفارہ کے بنیادی عقیدہ پر سیر حاصل روشنی ڈالی نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل انجیل سے اس رنگ میں دی کہ وہ لوگ عاجز آ گئے اور کہنے لگے کہ ہمارے پادری سادھو سنگھ جی آ گئے ہیں آپ ان سے بات کریں۔ چنانچہ خاکسار پادری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا تعارف کرا کے اُن سے تبادلہ خیالات کے لئے وقت مانگا تو موصوف نے بار بار اصرار کرنے کے باوجود یہی کہا کہ میں آپ کے ساتھ تبادلہ خیالات نہیں کروں گا۔ یہ حقیقت ہے کہ عیسائی منادان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیئے ہوئے دلائل کے سامنے احمدی عزیزوں سے بات چیت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد)

سرینگر میں تبلیغی و تربیتی مساعی

گزشتہ تین ماہ کے دوران سرینگر کشمیر یونیورسٹی کی لائبریری میں قرآن مجید انگریزی اور دیگر بعض کتب نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق تحفۃً دی گئیں جن کو یونیورسٹی والوں نے بہت خوشی سے قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔ پہلے سرینگر مسجد احمدیہ کی دیوار پر صرف مسجد کا بورڈ تھا اب مقامی جماعت کے تعاون سے احمدیہ مسلم مشن کا بورڈ بھی لگایا گیا ہے۔ اسی طرح مالی سال کا اختتام ہونے کے سبب مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت، مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب سیکرٹری مال اور مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب کو ساتھ لے کر احباب کے ذمہ بقایا جات وصول کئے گئے اور بجٹ اضافہ سے بنایا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سرینگر سو فیصد ادا کرنے والوں کی فہرست میں آ گئی ہے۔

سرینگر میں تنظیم لجنہ اماء اللہ بھی قائم کی گئی ہے جس کا پہلا اجلاس مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت کے مکان پر ہوا جو بہت کامیاب رہا۔ اور دوسرا اجلاس مکرم فضل احمد صاحب راج باغ کے مکان پر ہوا۔ اس وقت ۳۰ کے قریب بچے بچیاں قرآن مجید اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں جن میں کچھ غیر احمدی بھی ہیں۔ خاکسار سرینگر کے مختلف محلہ جات میں تعلیم قرآن کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اسی عرصہ میں سرینگر کی مختلف اہم شخصیات سے ملاقاتیں بھی کی گئیں اور اُن کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا جن میں درج ذیل افراد قابل ذکر ہیں۔ مکرم ڈی این کوترال صاحب ڈویژنل کمشنر، مکرم ثناء اللہ صاحب اگروال ڈی سی، ڈی آئی جی پولیس مکرم وانی صاحب ایس ایس پی، ڈی ایس پی صاحب، مکرم ایم ایل کلیم صاحب ممبر اینٹی کورپشن ٹریبونل، مکرم محمد شفیع صاحب قریشی ڈائریکٹر، مکرم نذیر احمد صاحب فاضلی سپرنٹنڈنٹ، مکرم محمد سلطان صاحب، مکرم بدری ناتھ دیا اکاؤنٹس آفیسر، سپرنٹنڈنٹ انجینیئر، انسپکٹر جنرل پولیس سرینگر۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

(خاکسار محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ)

جموں میں تبلیغی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جموں میں خاکسار کی دو تقریریں ہوئیں۔ ایک تقریر مورخہ ۵ اپریل کو جامع مسجد تالاب کھٹیکاں میں اور دوسری مورخہ ۲۲ اپریل ۸۱ء کو سرہ کھرال تحصیل جموں میں ہوئی۔ ہر دو تقریروں میں خاکسار نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی اور پیشوایان مذاہب کی پاکیزہ اور علمی زندگی پر روشنی ڈالی۔

(خاکسار محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ جموں)

مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کی مساعی

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کا ایک تربیتی اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم محمد شفیع صاحب واعظ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب بٹ، خاکسار عبد الحمید ناصر اور صدر صاحب نے تقاریر کیں۔

اگلے روز صدر جماعت کے ارشاد پر خدام نے ایک پل تعمیر کیا۔

مورخہ ۱۹ اپریل کو ایک اجتماعی وقارِ عمل کیا گیا جس میں تمام خدام نے شرکت کی اور مختلف جگہوں کو مرمت کر کے ٹھیک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے آمین

(خاکسار عبد الحمید ناصر ناظم تعلیم و تربیت)

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس اور جلسہ "اجرائے نبوت"

مورخہ ۲۲/۴/۸۱ کو مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام مکرم بشیر احمد صاحب کے مکان واقعہ محلہ کالاچبوترہ پر محترم محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم منور احمد صاحب ڈنڈوتی کی تلاوت اور مکرم عبدالمنان صاحب صالح کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبدالمومن شاہ صاحب مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے مناسب موقعہ تربیتی تقاریر کیں۔

مورخہ ۲۳/۴/۸۱ کو یادگیر میں زیر صدارت محترم محمد رفعت اللہ صاحب غوری جلسہ اجرائے نبوت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم حامد اللہ صاحب غوری کی تلاوت کلام پاک اور مکرم فیض احمد صاحب گڈے کی نظم خوانی کے بعد مکرم منور احمد صاحب ڈنڈوتی مکرم مولوی عبدالمومن شاہ صاحب، مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے "اجرائے نبوت" کے موضوع پر اپنے اپنے مخصوص انداز میں روشنی ڈالی، اس دوران مکرم عبدالمنان صاحب سالک۔ مکرم فضل احمد صاحب تیر گر اور خاکسار نے نظمیں پڑھیں۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار ولی الدین ناظم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کرناٹک)

گورنمنٹ ہائی سکول منز گام میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۲/۴/۸۱ کو خاکسار آسنور سے منز گام پہنچ کر مقامی گورنمنٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور دیگر اساتذہ سے ملاقات کی اور انہیں جماعت کا لٹریچر دیا بعدہٗ خاکسار کی خواہش پر جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے بچوں کے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ مرحمت فرمایا اس موقعہ پر سب سے پہلے موصوف نے بچوں سے خاکسار کا تعارف کروایا بعدہٗ خاکسار نے اپنی تقریر میں طلباء کو اُن کی اہم ذمہ داریوں سے روشناس کراتے ہوئے اپنا اور جماعت کا مناسب رنگ میں تعارف کروایا۔ وہاں سے واپسی پر ایک اور دوست سے بھی مناسب رنگ میں تبلیغی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر مسعی کے مفید نتائج برآمد کرے آمین۔

(خاکسار محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ مقیم آسنور)

وزیر تعمیرات و ترقیات صوبہ کشمیر کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۵/۴/۸۱ کو جناب جی ایم شاہ صاحب وزیر تعمیرات و ترقیات کی بانڈی پورہ میں تشریف آوری پر خاکسار مکرم محمد یوسف صاحب پٹواری کے ہمراہ ہاری پاریگام سے وہاں پہنچا اس وقت موصوف ایک بہت بڑے جلسہ سے خطاب کر رہے تھے تقریر کے اختتام پر خاکسار نے سٹیج پر جا کر موصوف سے مصافحہ کیا اور اپنا مختصر رنگ میں تعارف کراتے ہوئے موصوف کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ (خاکسار عبدالسلام انور مبلغ سلسلہ مقیم ہاری پاری گام)

لجنہ اماء اللہ بمبئی کا پہلا جلسہ سالانہ

آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس کے موقعہ پر مورخہ ۱۰ مئی کو گیارہ بجے خاکسار کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ بمبئی کا پہلا جلسہ سالانہ محترمہ درشہوار بیگم کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ اس کے بعد تمام بہنوں نے عہدنامہ دہرایا۔ بعدہٗ عزیزہ زکیہ اور عطیہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی بعدہٗ عزیزہ شاہدہ بیگم ساجدہ بیگم۔ تنویر جہاں اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ اور پیاری بیگم (پونا) اور رشیدہ بیگم نے احادیث پڑھ کر سنائیں دوران جلسہ امۃ الانیس نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار ناصرہ خاتون صدر لجنہ بمبئی)

تقاریب شادی خانہ آبادی

(۱) — مورخہ ۲۳/۴/۸۱ اپریل کو برادرم ایس منصور احمد صاحب ابن مکرم ایس منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بلاری کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ بارات بلاری سے بھاگلپور پہنچی اور اگلے روز دلہن کو لیکر واپس بلاری چلی گئی مورخہ ۲۷/۴ کو مکرم منظور احمد صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب بھی مدعو تھے۔

(۲) — مورخہ ۱/۵/۸۱ بعد نماز مغرب کو مکرم خالد حسین صاحب آف قادیان کی شادی خانہ آبادی مکرمہ گلنار بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالقیوم صاحب آف برہ پورہ کے ہمراہ انجام پذیر ہوئی اس موقعہ پر دلہن والوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں صرف بارات کے لئے سادہ طریق پر کھانے کا انتظام کیا۔ مورخہ ۵ مئی کو بارات واپس قادیان کے لئے روانہ ہوئی جہاں مورخہ ۱۱/۵/۸۱ کو مکرم خالد حسین صاحب نے اپنے ہاں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کم و بیش یکصد مقامی احباب و مستورات شریک ہوئے۔

ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ جمشید پور)

(۳) — مورخہ ۹/۵/۸۱ کو بمقام یاڑی پورہ کشمیر مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت نے مکرم فتح محمد صاحب نابائی درویش کا نکاح مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد ایوب خان صاحب ساکن یاڑی پورہ کے ہمراہ مبلغ اٹھارہ صد روپے حق مہر پر پڑھا۔ مورخہ ۱۵/۵/۸۱ کو شادی کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جب کہ ۱۲/۵/۸۱ کو مکرم فتح محمد صاحب نابائی نے یاڑی پورہ میں ہی قریباً پینتیس افراد جماعت کو دعوت ولیمہ دی اور مورخہ ۲۰/۵ کو اپنی اہلیہ کے ہمراہ بخیر و عافیت قادیان پہنچے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دعا

(۱) — میرا بھتیجا عزیز محمود احمد متعلم جماعت دہم اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔ عزیز کی معجزانہ شفایابی اور امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار ناصر احمد سلیم بڈھانوں کشمیر)

(۲) — میرے ماموں زاد بھائی مکرم عبدالقیوم صاحب کھدروا اپنے گلے کے اپریشن کے سلسلہ میں لدھیانہ گئے ہوئے ہیں۔ مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے ان کے اپریشن کی کامیابی اور اپنے والدین کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں

(خاکسار حسنیٰ صادقہ بنت ملک بشیر احمد صاحب درویش)

(۳) — عزیز نصیر احمد انور ابن مکرم ماسٹر ابراہیم صاحب درویش ریاڑ پولیٹکنک مورخہ ۶/۵/۸۱ سے الیکٹریکل انجنیئرنگ کے فائنل امتحان میں اور مورخہ ۲۴/۵/۸۱ کو چنڈیگڑھ میں ملازمت کے سلسلہ میں ہونے والے ایک انٹرویو میں شریک ہو رہے ہیں۔ عزیز کی نمایاں کامیابی اور ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

(۴) — میرے چھوٹے بھائی عزیز نورالدین سلمہٗ مقیم مغربی جرمنی ان دنوں بعض پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ اسی طرح خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منڈاشی اور ان کی اہلیہ جو عرصہ قریباً دو سال سے جموں اور بھدرواہ کے برفانی علاقوں میں بطور ٹیچر متعین ہیں کسی موزوں جگہ پر تبادلہ کے سلسلہ میں فکرمند ہیں۔ سب کی پریشانیوں کے ازالہ اور خیر و برکت کے اسباب مہیا ہونے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ (خاکسار جلال الدین نیر نائب محاسب صدر انجمن احمدیہ)

(۵) — مکرم منیر احمد صاحب انجنیئر ٹاٹا پریس بمبئی ایم۔ بی۔ اے پارٹ ٹائم میں داخلہ کے لئے امتحان دے رہے ہیں موصوف مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ بمبئی)

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے

تعلیم القرآن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ کے سپرد کی ہے۔ لہٰذا عہدیداران اور اراکین انصار اللہ ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوارِ قرآن سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں۔

☆ — سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات، زبانی یاد کرائی جائیں۔

☆ — حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکیم اشاعتِ قرآن کی طرف بھی مجالس خاص توجہ دیتی رہیں۔

ذکرِ الٰہی کا روحانی پروگرام اس ضمن میں حضور نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں جس روحانی پروگرام کا اعلان فرمایا ہے اس کا التزام ہر رُکن اور ہر مجلس کی طرف سے ہے۔ جس کی تلقین مقامی نظام کی طرف سے وقتاً فوقتاً کی جانی چاہیئے۔

اخبار "بدر" ہر رُکن انصار اللہ اخبار "بدر" کا مطالعہ کرے۔ اپنے نام پرچہ جاری کرائیں اور اخبار "بدر" کی توسیع اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت متوجہ ہوں

مرکزی شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو چٹھیاں ارسال کرتے ہوئے یہ تحریر کیا گیا تھا کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے ممبران کی تفصیل مندرجہ ذیل اُمور کی روشنی میں بھجوائیں۔ لیکن تا حال اکثر مجالس کی طرف سے چٹھیوں کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا ایسے قائدین جنہوں نے ابھی تک شعبہ صنعت و تجارت مرکزیہ کی چٹھیوں کا جواب نہیں دیا ہے وہ براہِ مہربانی اوّلین فرصت میں درج ذیل مطلوبہ تفصیل بھجوا کر ممنون فرمائیں:-

(۱) کُل تعداد خدام (۲) تعداد زیرِ تعلیم (۳) تعداد ملازم پیشہ
(۴) تعداد تجارت پیشہ یا دیگر کام کرنے والے۔ (نام اور پیشہ کی تفصیل)
(۵) کوئی ہنر جاننے والے خدام کی تعداد (ہنر کے نام کے ساتھ)
(۶) تعداد بیکار خدام (بیکاری کی وجہ)۔

مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جملہ احمدی طلباء اور طالبات کے لئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو نہایت اہم تاکیدی ارشادات

(۱) "ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لیکر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کیلئے خاص طور پر دُعا کروں گا۔" (فرمودہ بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء)

جملہ احمدی طلباء اور طالبات حضور انور کے اس اہم تاکیدی ارشاد کی تعمیل کرتے رہیں اور حضور انور کی خاص دُعائیں حاصل کرتے رہیں۔

(۲) "ہر طالب علم یعنی School going age (سکول جانے والی عمر) کا ہمارا ہر بچہ دسویں سے پہلے تعلیم نہیں چھوڑے گا۔ ایک ایسی جماعت پیدا ہونی چاہیئے جس کا اپنا Age group کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے۔"
(فرمودہ خطبہ ۷ مارچ ۱۹۸۰ء)

جملہ قائدین و ناظمین اُمور طلباء مجالس خدام الاحمدیہ بھارت ان ہر دو امور کا جائزہ لیکر تعمیل و تکمیل کروائیں۔

مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

برائے صُوبہ بنگال۔ اُڑیسہ اور بہار

جماعت ہائے احمدیہ بنگال۔ اُڑیسہ و بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۸ ۵/۸۱ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دَورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت، مبلغین سلسلہ و معلمین حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان		-	۲۸ ۵/۸۱	آبر کوٹ	۲۵ ۶/۸۱	۱	۲۶
کلکتہ	۳۰ ۵/۸۱	۷	۶ ۶/۸۱	کرڈاپلی	۲۶	۲	۲۸
سورو	۶	۱	۷	اڑکھ پٹنہ	۲۸	۱	۲۹
بھدرک	۷	۲	۹	کوٹ پلّر	۲۹	۱	۳۰
تاراکوٹ	۹	۱	۱۰	پنکال	۱ ۷/۸۱	۲	۳ ۷/۸۱
کٹک	۱۰	۲	۱۲	کٹک	۳	۱	۴
سونگھڑہ	۱۲	۲	۱۴	روڑکلہ	۴	۲	۶
کیندراپاڑا	۱۴	۱	۱۵	جمشید پور	۶	۲	۸
بھبنیشور	۱۵	۱	۱۶	موسی بنی مائنز	۸	۲	۱۰
کیرنگ۔ خوردہ۔ نرگاڈیں	۱۶	۵	۲۱	کلکتہ و مضافات	۱۰	۷	۱۷
مانیکا گوڈا	۲۱	۱	۲۲	بھاگلپور۔ برہ پورہ	۱۸	۳	۲۱
چودوار	۲۲	۱	۲۳	خانپور ملکی			
ڈھینکانال	۲۳	۱	۲۴	مونگھیر	۲۲	۱	۲۳
غنچہ پاڑہ	۲۴	۱	۲۵	قادیان	۲۵ ۷/۸۱	-	-

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے! (مینیجر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES :- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور بڑٹ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۴م کھنیا بازار۔ کانپور (یو۔ پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS—600004.
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ آمین۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو یا ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔ پس ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ آمین۔

بقایا دار احباب کی توجہ کیلئے

ہمارے وہ بھائی جو اپنے سالانہ بجٹ کے مطابق اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باقاعدہ ماہوار قسط وار ادا کرنے کے عادی نہیں ہوتے ہیں۔ وہ عموماً سال کے آخر پر بقایا داروں کی فہرست میں آجاتے ہیں جس کو وہ ادا نہیں کر پاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ عزیزان و بزرگان باقاعدہ اور با شرح چندہ جات ادا کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات سے محروم رہ جاتے ہیں اور اُن کی یہ کمزوری آئندہ ہر سال اُن کے ذمہ واجب الادا چندہ جات پر اثر انداز ہوتی رہتی ہے۔ پس ایسے جملہ بھائیوں اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کو مالی سال کے اندر اندر (قسط وار یا یکمشت) سو فیصدی ادا کرتے رہیں بلکہ اگر کسی وجہ سے اُن کے ذمہ بقایا رہ گیا ہے تو اس کو بھی ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات درج ذیل ہیں:-

(۱) "وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے"۔

(۲) "یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کر دے گا۔ مگر میں اس لئے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گناہ گار نہ بن جاؤ"۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے صدر صاحبان و سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ اگر اُن کی جماعت کے کسی فرد کے ذمہ سال کے آخر پر بقایا رہ گیا ہے تو ایسے احباب کو ان ارشادات سے آگاہ کرتے ہوئے جلد ادائیگی کی بہتر رنگ میں تحریک فرما دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ضروری اعلان بسلسلہ رشتہ وناطہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شعبہ رشتہ وناطہ نظارت ہذا کے سپرد ہے۔ ایسے احباب جو اپنے بیٹے اور بچیوں کے رشتوں کے لئے فکرمند ہیں وہ اُن کے کوائف جلد نظارت ہذا میں بھجوائیں تاکہ اُن کے مناسب اور موزوں رشتے طے کروانے میں مدد دی جا سکے۔ کوائف بھیجتے وقت ذیل میں درج اُمور کو ملحوظ رکھا جائے:-

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) عمر (۴) تعلیم (۵) صحت (۶) شکل و صورت (۷) روزگار کی صورت (۸) ماہوار آمدن (۹) قومیت (۱۰) سکونت و پورا پتہ (۱۱) دیگر قابل ذکر امور۔

امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ جہاں مبلغین کرام اور معلمین سلسلہ متعین ہیں وہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں سے یہ کوائف حاصل کر کے جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے کام میں برکت دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حصہ جائیداد کی ادائیگی

اگر کوئی موصی از خود جائیداد کا اندازہ کر کے اس کی ادائیگی کر دے تو اس کو حصہ جائیداد کی ادائیگی نہیں سمجھا جائے گا۔ جب تک کہ وہ درخواست دے کر تشخیص نہ کروائے۔ تشخیص کروانے سے قبل کی ادائیگی علی الحساب سمجھی جائے گی۔ تشخیص اس سال کی قیمتوں کے مطابق ہوگی۔ جب موصی درخواست کرے۔ (قاعدہ نمبر ۴۲۹)۔

جو موصی بغیر تشخیص کرائے حصہ جائیداد میں کوئی رقم ادا کریں گے وہ علی الحساب اُن کے کھاتہ میں جمع ہوگی۔ جب وہ تشخیص کی درخواست کریں گے تو اُس وقت جو جائیداد کی قیمت مشخص ہوگی اُس میں ادا شدہ رقم محسوب کر لی جائے گی۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

قادیان میں ماہ رمضان المبارک گزارنے کے خواہشمند احباب

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال رمضان المبارک ۴ر جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے جو دوست ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گزارنے اور یہاں کے روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن سننے اور اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت مقامی کی تصدیق سے جلد از جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ قادیان میں قیام کے دوران کھانے وغیرہ کا انتظام اپنے طور پر کریں گے۔ یا لنگر خانہ سے اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے؟

امید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست دُعا

مکرم نور الدین صدیقی صاحب میرٹھ کی اہلیہ صاحبہ کو ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی اور اُن کے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار چوہدری منصور احمد چیمہ بی اے قادیان